بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

نصابِ کمال

(اوراد و وظائف سلسلہ اویسیہ کمالیہ)

فیضانِ حضرت فقیر باغ حسین کمال رحمتہ اللہ علیہ

الداعی الخیر: حضرت فقیر تابش کمال

(سجادہ نشین سلسلہ اویسیہ کمالیہ)

خانقاہ: دار الکمال

کمال آباد، پنڈی روڈ، چکوال

موبائل نمبر: 0300-5144878

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

سورج میں نُور، چاند کا ہالا اُنہیؐ سے ہے
ایک ایک روشنی کا حوالہ اُنہیؐ سے ہے

کیا کیا نہ بھیک پائی جہاں نے حضورؐ سے
نکتہ وروں نے جو بھی نکالا، اُنہیؐ سے ہے

عشّاق چاندنی میں نہائے ہیں، پھُول بھی
یہ خوشبوئیں اُنہیؐ سے، اُجالا اُنہیؐ سے ہے

سب عرش وفرش آپؐ کے دم سے ہیں جلوہ گر
انساں جہان بھر میں دوبالا اُنہیؐ سے ہے

تسبیح اسمِ پاک کی وِردِ زباں رہے
تابشؔ یہ دُر، یہ سِلک، یہ مالا اُنہیؐ سے ہے

فضیلتِ ذکر

اصطلاحِ تصوف کی رُو سے خالقِ کائنات کو اس کے ذاتی نام ''اللہ'' سے پکارنا ذکر کہلاتا ہے۔ دنیاوی دوڑ دھوپ اور غفلت و معاصی کے گرد و غبار سے دل کے آبگینے دھندلا جاتے ہیں اور انسان شکر گزاری اور یادِ الٰہی کے باب میں کوتاہی و کاہلی کا مرتکب ہونے لگتا ہے۔ یہ روش گمراہی کی بنیاد اور اللہ سے دوری کا نقطۂ آغاز ہے جس کا انجام دیارِ دل پر مایوسی و ندامت کے مستقل پڑاؤ کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ حدیثِ مبارکہ میں اس صورتِ حال کی نشان دہی فرماتے ہوئے اس کا علاج کچھ یوں تجویز کیا گیا ہے:

اِنَّ ھٰذِہِ الْقُلُوْبُ تُصَدَّا کَمَا یُصَدَّا الْحَدِیْدُ فَاجْلُوْھَا بِذِکْرِ اللّٰہِ

''دلوں پر لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے پس دلوں کو اللہ کے ذکر سے روشن کرو۔'' (شعب الایمان)

گویا روح کی کثافت اور دلوں کی تیرگی دور کرنے کا نادر ترین نسخہ ذکرِ الٰہی ہے اور اس کی لَو کائنات کے جس ذرے تک پہنچے اسے منور کر کے زندگی بخش دیتی ہے۔ جب اسمِ ذات کی تجلیات ذاکر کے دل پر وارد ہوتی ہیں تو رفتہ رفتہ

اس کی صفات و برکات سالک کے روح و بدن میں سرایت کرتی چلی جاتی ہیں، یوں اُس کی شخصیت کچھ اِس انداز سے افزائش پاتی ہے کہ باطنی تطہیر اُس کے جسم و جاں سے پھوٹتی محسوس ہوتی ہے۔ یہی روحانی کیفیت قلب کا جاری ہونا کہلاتی ہے کہ ہر آن ذاتِ واحد کا خیال سالک کے دل میں فروزاں رہے۔ ذاکرین کی اہمیت کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ترمذی شریف کی یہ حدیث مبارکہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ نبی کریمؐ سے سوال کیا گیا ''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کون سی عبادت سب سے افضل ہو گی۔'' آپؐ نے ارشاد فرمایا ''کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والوں کا درجہ سب سے بلند ہوگا۔'' ذکر سے دوری نافرمانی کی طرف لے جاتی ہے اور نافرمانی ابلیس کا راستہ ہے۔ نبی کریمؐ کا ارشادِ پاک ہے: ''نافرمانی کرنے والا اللہ سے محبت نہیں کرتا۔'' جب کہ ذاکرین کو ان الفاظ میں نویدِ خیر سے نوازا گیا ہے: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک صرف ذاکرین کے لیے مخصوص ہے۔(حضرت عبداللہ بن عباسؓ)۔'' اللہ کا ذکر ہی دِلوں کی شادابی، زرخیزی اور اطمینان کا سیدھا، واحد اور سہل راستہ ہے۔ تاہم یہ متاعِ سکون

انہی کو نصیب ہوتی ہے جو اپنی ہر سانس اللہ کے نام کی مالا جپنے میں صرف کر دیں۔اس حوالے سے ایک آفاقی نسخے کی نشاندہی یوں کی گئی ہے:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ o

''یاد رکھو، دلوں کا سکون تو اللہ کے ذکر میں ہے۔'' (الرعد۔۲۸)

خیر، نور اور برکات کا یہ سلسلہ نبی کریم ﷺ سے صحابۂ کرامؓ، پھر تابعینؒ اور تبع تابعینؒ سے صوفیائے کرامؒ تک پہنچا ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جس سے روح شفاف اور باطنی غبار صاف ہو جاتا ہے، آئینۂ دل چمکنے لگتا ہے اور سالک اس میں انوارِ الٰہی کے کرشمے دیکھتا ہے۔اس لیے مومنین کو حکم دیا گیا ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا o

''اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔'' (الاحزاب۔۴۱)

جبکہ ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے والوں کو یوں وعید سنائی گئی ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ o

''اے ایمان والو! تمھارا مال اور تمھاری اولاد تمھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے اور جو غافل ہو گئے وہ (یقیناً) گھاٹے میں رہیں گے۔'' (المنافقون۔۹)

صوفیاء کے ہاں ذکر کئی طریقوں سے رائج ہے جن میں سے ذکرِ جہر، ذکرِ پاس انفاس، ذکرِ نقش، ذکرِ خفی اور ذکرِ یادداشت نسبتاً زیادہ معروف ہیں لیکن اس حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی حرفِ آخر کا درجہ رکھتی ہے۔

آپؐ نے فرمایا:

خَیرُ الذِّکرِ الخَفِی ''سب سے بہتر ذکر، ذکرِ خفی ہے۔'' (مسندِ احمد)

سو قارئینِ محترم! اس سے پہلے کہ یہ سازِ ہستی بے صدا ہو جائے، ذکرِ خفی قلبی کو معمولِ حیات بنا لیں تاکہ اللہ کی محبت کو استحکام اور دوام حاصل ہو۔

طریقۂ ذکرِ خفی قلبی

قبلہ رو ہو کر، اندھیرے یا کم روشنی میں مکمل یکسوئی سے بیٹھ جائیں۔ آنکھیں بند کر لیں، نفسانی خواہشات کو دل سے نکالنے اور حواس کو معطل کرنے کی کوشش کریں۔ نیت یہ ہو کہ دل سے گناہوں کا زنگ اُتر جائے، غفلت دور ہو اور اس میں اللہ کی محبت پیدا ہو جائے۔ پھر

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم ٥ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ٥ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٥ اَستَغفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَّ اَتُوبُ اِلَیہِ ۔۔۔ پڑھ کر تصوّر کریں کہ دل ایک

شیشے کی مانند ہے جس پر لفظ **اللہ** سرخ یا سنہری رنگ میں لکھا ہے۔ اسی خیال کے ساتھ پڑھتے ہوئے **اَلْ** اُٹھائیں اور **لَہٗ** کی ضرب واپس دل پر لگائیں۔ اس طرح دل ہی دل میں **اللہ اللہ** کرتے رہیں۔ مذکورہ ذکر (کم و بیش) دس منٹ کے لیے نمازِ فجر اور مغرب کے بعد معمولِ حیات بنا لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر ممکن ہو تو رات دائیں کروٹ لیٹ کر ''اللہ اللہ'' کرتے ہوئے سو جائیں۔ یوں آپ کی روح شب بھر ذکر میں مشغول رہے گی۔

تلاوتِ قرآنِ پاک

احکاماتِ ربانی پر عمل پیرا ہونے کے لیے قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھنا ازحد ضروری ہے۔ لہٰذا **وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا** (اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھا کرو) جیسے آفاقی حکم کی روشنی میں روزانہ کم از کم ایک رکوع تلاوت بمعہ ترجمہ و تفسیر کی ہدایت کی جاتی ہے۔

بسم اللہ شریف

بسم اللہ شریف قرآنِ کریم کی رونق، خلاصہ اور کلیدِ معرفت ہے۔ یہ انسان کو مظاہرِ قدرت کے عرفان، ذات و صفات کے ادراک اور غور و فکر پر

راغب کرتی ہے۔ یہ ربِّ کریم کا محبوب ترین وظیفہ اور نبی کریمؐ کا پسندیدہ ترین عمل ہے۔ اس میں اللہ کی رحمت اور رحم مل کر جامعیت کو واضح کرتے ہیں۔ اسمِ تعالیٰ میں الوہیّت اور الرّحمٰن الرّحیم میں مقامِ ربوبیت کا ذکر ہے یعنی رحمت اور اس کے تمام پہلو بسم اللہ شریف میں یکجا کر دیے گئے ہیں۔ تفسیرِ کبیر، روح المعانی وغیرہم میں حق تعالیٰ کے تین ہزار اسماء کے حوالے سے صراحتاً درج ہے کہ ان میں سے ایک ہزار ملائکہ کو معلوم ہیں اور ایک ہزار کا علم صرف انبیاء کو نصیب ہوا جبکہ بقیہ ایک ہزار میں سے تین تین سو بالترتیب توریت، انجیل اور زبور میں مرقوم ہیں۔ قرآنِ کریم چونکہ آسمانی کتب وصحائف کا نچوڑ ہے، اس لیے اس میں ننانوے جامع ترین اسماء کا گلدستہ پیش کیا گیا جبکہ ایک نام صرف اللہ خود ہی جانتا ہے لیکن بسم اللہ شریف کے تین الفاظ اللہ، رحمٰن اور رحیم میں مذکورہ تین ہزار اسمائے الٰہی کے معانی اور اسرار و رموز کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ سو جس نے بسم اللہ شریف کا ورد کیا گویا اس نے ربِّ کریم کو تین ہزار اسماء کے ساتھ یاد کیا۔ اس کے علاوہ حضرت علی المرتضیٰؓ کے قولِ مبارکہ کی روشنی میں بسم اللہ شریف قرآنِ کریم کا خلاصہ ہونے کے باعث پورے

کلامِ الٰہی کی برکات بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ لہٰذا ان ابدی سعادتوں کے حصول کے لیے قارئین کو بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کے زیادہ سے زیادہ ورد کی تلقین کی جاتی ہے۔

درود شریف

درود شریف کی فضیلت واہمیت کے حوالے سے یہ نکتہ اہمیت کا حامل ہے کہ کسی بھی شے کی حقیقت جاننے اور اس کا معیار پرکھنے کے لیے کوئی پیمانہ اور کسوٹی مقرر کی جاتی ہے۔ مثلاً علمِ نباتات (Botany) کے حاملین درختوں اور پودوں کے اجزاء واصناف کی جانچ Dendrology کے اصولوں کے تحت، ماہرینِ آثارِ قدیمہ (Archeologist) اشیاء ونوادرات کی شناخت Archaeometry کے قوانین کی روشنی میں اور شعرائے کرام اشعار اور مصرعوں کا وزن 'علمِ عروض' کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ اسی طرح ربِّ کریم نے بھی مومن کی پہچان کے لیے ایک پیمانہ مقرر کر رکھا ہے۔ یہ آیتِ مبارکہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

''اللہ اوراس کے فرشتے نبی کریمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجو۔(الاحزاب ۵۶)'' بھی دراصل ایک کسوٹی ہے کہ سچے وکامل مومن اوراللہ کے پسندیدہ بندے وہی ہیں جو نبی کریمؐ کی بارگاہ میں درودشریف کی سوغات پیش کرتے ہیں۔درود شریف دراصل سنتِ الٰہی ہے اوراس سنت کا دامن تھامنے سے گویا خالقِ کائنات کی آرزو برآتی ہے اور وہ ایک عالمِ سرشاری میں اپنے بندے کو نوازتا چلاجاتا ہے۔درود شریف کی غیرمعمولی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''قیامت والے دن وہ شخص میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا جس نے (دنیامیں) مجھ پر سب سے زیادہ درودشریف پڑھا ہوگا۔''

ویسے تو ہر درودشریف کی فضیلت مُسلّم ہے مگر بہتر ہے کہ حضور ﷺ کے پسندیدہ ترین درودشریف کوورِدِ زباں رکھا جائے جو یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مُخمَّساتِ عَشَرْ

یعنی پانچ پانچ بار پڑھی جانے والی دس چیزوں کا وظیفہ جوکہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱: سُورَۃُ الفَاتِحَہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ o اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o مٰلِكِ یَومِ الدِّینِ o اِیَّاكَ نَعبُدُ وَاِیَّاكَ نَستَعِینُ o اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ o صِرَاطَ الَّذِینَ اَنعَمتَ عَلَیھِم o غَیرِ المَغضُوبِ عَلَیھِم وَلَا الضَّآلِّینَ o

۲: سُورَۃُ الکَوثَر

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o

اِنَّآ اَعطَینٰكَ الکَوثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانحَر o اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الاَبتَرُ o

۳: سُورۃ الاَخلَاص

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o

قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ o اَللّٰہُ الصَّمَدُ o لَم یَلِد وَلَم یُولَد o وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

٤: سُورَۃُ الفَلَق

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ o

قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ o مِن شَرِّ مَا خَلَقَ o وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

۵: سُوْرَۃُ النَّاس

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰـہِ النَّاسِ ○ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ اَلَّذِی یُوَسْوِسُ فِی صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ○

۶: کلمہ طیبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

۷: کلمہ تمجید

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

۸: استغفار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

۹: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ o

۱۰: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَ بَارِکۡ وَسَلِّمۡ

وظیفۂ اویسیہ کمالیہ

''سیر الافلاک'' کے دوران وظیفہ اُویسیہ کمالیہ کی خصوصی نسبت عطا فرمائی گئی۔ ہر خاص و عام کو اجازت ہے کہ روزانہ کم از کم پانچ بار اس کا ورد کر کے ربّ تعالیٰ کی بے پایاں نوازشات سے دنیا و آخرت میں اپنے اپنے دامن بھر سکتے ہیں۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَ بَارِکۡ وَسَلِّمۡ

یَا اَللّٰہُ یَا رَحِیْمُ یَا مُحَمَّدُ یَا کَرِیْمُ

یَا اَللّٰہُ یَا سَلَامُ یَا مُحَمَّدُ یَا اِمَامُ

یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا مُحَمَّدُ یَا شَفِیْعُ

یَا اَللّٰہُ یَا بَصِیْرُ یَا مُحَمَّدُ یَا مُنِیْرُ

یَا اَللّٰہُ یَا غَفُوْرُ یَا مُحَمَّدُ یَا شَکُوْرُ

یَا اَللّٰہُ یَا حَسِیْبُ یَا مُحَمَّدُ یَا حَبِیْبُ

یَا اَللّٰہُ یَا مَجِیْدُ یَا مُحَمَّدُ یَا رَشِیْدُ

یَا اَللّٰہُ یَا وَکِیْلُ یَا مُحَمَّدُ یَا خَلِیْلُ

یَا اَللّٰہُ یَا مَتِیْنُ یَا مُحَمَّدُ یَا مُبِیْنُ

یَا اَللّٰہُ یَا وَلِیُ یَا مُحَمَّدُ یَا نَبِیُ

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن وَیَا خَیْرَ النَّاصِرِیْن وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ

الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِخَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْن بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

تسبیحات

درج ذیل تسبیحات میں سے ہر ایک سو دفعہ پڑھیں (قِلّتِ وقت کی صورت میں دس دس بار بھی پڑھ سکتے ہیں)۔

(۱): بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ (۲): کلمه طیبه(لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (۳): کلمه تمجید (سُبۡحَا نَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُلِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُط وَلَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ) (٤): استغفار (اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ رَبِّیۡ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَيۡهِ)

ختمِ خواجگان

ختمِ خواجگان کے لیے سورۃ الفاتحہ، سورۃ الکوثر، سورۃ الاخلاص، تین تین بار۔۔۔ پہلا کلمہ، تیسرا کلمہ اور استغفار پانچ پانچ بار۔۔۔ پڑھ کر حسبِ منشاء ایصالِ ثواب کردیں۔(ایصالِ ثواب کا طریقہ کچھ یوں ہے کہ بارگاہِ الٰہی میں دستِ دُعا بلند کر کے عرض گزار ہوں کہ یا اللہ جو کچھ پڑھنے کی سعادت نصیب فرمائی ہے اسے قبول فرما۔ اس کا ثواب ہدیتاً تحفتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ

میں پہنچا۔ آپؐ کے طفیل اس کا ثواب ہدیتاً تحفتاً آپؐ کے والدین کریمین، امہات المومنینؓ، اہلِ بیت عظامؓ، حسنین کریمینؓ اور خلفائے راشدینؓ کی خدمت میں پیش ہے، قبول فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے اس کا ثواب تمام انبیائے کرامؑ، تمام صحابہ کرامؓ، تمام تابعینؒ، تمام تبع تابعینؒ، تمام اولیائے کرامؒ، تمام شہدائے کرامؒ، اکابرینِ سلسلہ عالیہ اور تمام نیک ارواح کو پیش کرتے ہیں، اپنے فضل و کرم کے صدقے قبول فرما۔ اس کے بعد آپ اپنے خاندان کے مرحومین اور دیگر چاہنے والوں کے لیے بھی ایصالِ ثواب کی دعا کر سکتے ہیں۔)

سلسلہ اویسیہ کمالیہ

یوں تو اویسی طریقہ پر بہت سے مشائخ نے بالعموم حضرت جیؒ کو اپنی نسبت و سند سے نوازا مگر دربارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنہیں بالخصوص حسبِ ذیل سلسلہ عطا فرمایا گیا:

☆ الٰہی! بصدقۂ سرورِ کونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ الٰہی! بصدقۂ سیّدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ

☆ الٰہی! بصدقہ سیّدنا حضرت عمر فاروقؓ

☆ الٰہی! بصدقہ سیّدنا حضرت عثمان غنیؓ

☆ الٰہی! بصدقہ سیّدنا حضرت علی المرتضیٰؓ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت امام حسنؓ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت امام حسینؓ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت امام اویس قرنیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت امام حسن بصریؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ ابو اسحٰق شامی چشتیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ ابو نجیب سہروردیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ شہاب الدّین سہروردیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ نجم الدّین کُبریٰؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ احمد کبیر رفاعیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ جلال الدّین رومیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ بہاؤالدّین نقشبندؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ خان محمدؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ حاجی احمد ہیلانیؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ اللہ یار خانؒ

☆ الٰہی! بصدقہ حضرت شیخ باغ حسین کمالؒ

الٰہی! بصدقہ ختم خواجگان وبفیضِ حضرت فقیر تابش کمال اپنا فضل ورحمت شاملِ حال فرما۔(کسی پریشانی ومصیبت میں سحری کے ذکر کے بعد سلسلہ پڑھ کر یکسوئی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، ان شاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی)۔

شجرہ سلسلۂ عالیہ الاویسیہ کمالیہ......... از فقیر تابش کمال

الٰہی، غنی و غفور الرّحیم — کرم کر بنامِ رسولِ کریمؐ
ترے ذکر سے دل ہو روشن سدا — زباں پر بہر دم ہو صلِّ علیٰ
طفیلِ ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ — سوالی ہوں اے خالقِ بحر و بر
وہ عثمانؓ ہوں یا جنابِ علیؓ — کرم دونوں کے نام پر ہو جلی
ہے سرسبز جن سے یہ دینِ مبین — خلیفہ وہ چاروں ہی تھے راشدین
رسولِ خدا کے جو ہیں نُورِ عین — عطا ہو بہ نذرِ حسنؓ اور حسینؓ
ہو قسمت میں عشقِ اویسِ قرنؒ — حسن بصریؒ امید کی ہوں پوَن
تصدق دل و جاں بہ شیخِ جُنیدؒ — وہ اسحاق شامیؒ جو سمجھے تھے بھید
خدائے دلِ خواجۂ خواجگاںؒ — ہوا جن سے جیلان جنت نشاں
نجیبِ سہروردؒ، حضرت شہابؒ — ہیں نجمِ کبیرؒ ان کے اک آفتاب
بہ فیضِ دمِ شیخ احمد کبیرؒ — حسن شاذلیؒ ہوں میرے دست گیر
دُعاگو ہوں رومیؒ ہمارے لیے — بہا نقشبندیؒ ہمارے لیے
سخن لب پہ خانِ محمدؒ کا ہو — کرم حضرتِ حاجی احمدؒ کا ہو
وہ شیخِ شیوخ اور مختارِ کار — مدد گار ہوں شیخ اللہ یارؒ
بہ فیضانِ باغِ حُسینِ کمالؒ — سفر میں، حضر میں ہو احسن مآل
بہ لطفِ درِ شیخ تابشؔ کمال — کھلیں نو بہ نو اس چمن میں نہال
عطا اور احسان حاصل رہے — دمِ مرگ، ایمان حاصل رہے
الٰہی! وہ اپنا ہو یا غیر ہو — دعا ہے کہ سب کی سدا خیر ہو
اویسی کمالی سلامت رہیں — جمالی، جلالی سلامت رہیں

نوٹ: اس کتابچہ میں مذکور تمام اوراد و وظائف پڑھنے کی ہر کسی کو اجازت ہے۔ متوسلین کو تلقین کی جاتی ہے کہ تلاوتِ قرآنِ پاک کے ساتھ ساتھ روزانہ صبح و شام تسبیحات، ذکر اسمِ ذات اور وظیفہ مخمساتِ عشر کے علاوہ اپنی تمام تر ہمت و وقت بسم اللہ شریف اور درود شریف (دونوں یا اپنی طبعی مناسبت کے موافق کسی ایک) کے لیے وقف رکھیں اور سال میں آخری عشرہ رمضان شریف، لیلتہ القدر، شبِ برات، شبِ میلاد النبی ﷺ اور شبِ معراج کو جاگ کر زیادہ سے زیادہ بسم اللہ شریف اور درود شریف کا نذرانہ حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔ نیز پنجگانہ فرض نمازوں کی پابندی کے ساتھ نمازِ تہجد کا بھی خصوصی اہتمام کیا جائے۔

صلائے عام

اجتماعی ذکر کی فیوض و برکات کو بخاری شریف کی اس حدیثِ مبارکہ میں نہایت واضح انداز میں بیان فرمایا گیا ہے: ''جب کچھ لوگ مل کر ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو ملائکہ انھیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ملائکہ میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

وہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہ سکتا۔" اسی طرح حضرت انسؓ سے مروی ایک فرمانِ نبویؐ ہے کہ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، جنت کے باغات کیا ہیں؟ سرکارِ دو عالمؐ نے فرمایا "ذکر کے حلقے۔" اسی حکمِ نبویؐ کے تحت، نبی کریمؐ اور اکابرین سلسلہ کی روحانی سرپرستی میں، ہر اتوار۔۔۔ **دارالکمال** نزد شیل پٹرول پمپ، پنڈی روڈ، چکوال" میں دن 1 تا 2 بجے محفلِ ذکر منعقد ہوتی ہے۔ ہر اہلِ دل اور طالبِ عشق کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

ہماری کتابیں

حالِ سفر (از فرش تا عرش) .... حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمالؒ

حسنِ طلب (اردو شاعری) .... حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمالؒ

سکدیاں روحاں (پنجابی شاعری) ...... حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمالؒ

متاعِ کمال (نثری تحریریں) .... حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمالؒ

زرِ باغ (کلیاتِ شاعری) .... حضرت فقیر پروفیسر باغ حسین کمالؒ

سیر الافلاک (تصوف و سلوک) .... حضرت فقیر تابش کمال

صلِّ علیٰ (نعتیہ شاعری) .... حضرت فقیر تابش کمال

نورِ مبینؐ (نعتیہ شاعری) .... حضرت فقیر تابش کمال

منظر منظر دھوپ (اردو غزل) .... حضرت فقیر تابش کمال

شام پئی بن شام (پنجابی شاعری) .... حضرت فقیر تابش کمال

مہاجر پرندوں کی نظمیں (اردو نظم) .... حضرت فقیر تابش کمال

پیار پیام (منظوم خط، پنجابی شاعری) .... حضرت فقیر تابش کمال

کمال پبلیکیشنز راولپنڈی، موبائل نمبر: 0300-5144878